نورافشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

قیمت سالیانہ بلامحصول عیہ | قیمت سالیانہ معہ محصول ۷

نمبر ۴۸ - جلد ۷ - | لودیانہ ۲۷ نومبر ۱۸۷۹ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

غزل

من تصنیف مسٹر جمیس امریل تخلص گُل از رڑکی

گرچہ منظور دلا یار کے گھر جانا ہو -
عیش و عشرت میں نہ دنیا کے تو دیوانہ ہو
نور عالم کا مسیحا ہی ازل سے مشہور -
اُس شمع کا نہ دل کس طرح پروانہ ہو
کوچۂ عشق الٰہی میں اُسیکا ہی گذر -
جسنے عیسیٰ کو شفیع اپنا دل مانا ہو
کوئی سمجھے نہ سہل عشق حقیقی ہی محال -
وہی رکھتا ہی قدم اس میں جو مردانا ہو
کیوں ہو محتاج کسی اہل کرم کا کہئے -
جسکو نایاب میسر یہہ دُر دانا ہو -

اب ملا دو مجھے راضی ہوں جلیبو گرچہ -
خاک میں ملکے جو اُس یار سے ملجانا ہو
زندگی سمجھے ہیں گُل ہمنوا اُسیکو اپنی -
کاش قدموں میں مسیحا کے جو مرجانا ہو

دیگر

عیسیٰ سا بھی عالم میں کوئی یار نہ دیکھا -
گر یار بھی دیکھا وے غمخوار نہ دیکھا
الفت کا کسی میں بھی کچھ آثار نہ دیکھا -
دیکھا جسے مطلب سے وہ بیکار نہ دیکھا
شامل ہیں سدا عیش میں سب اپنے پرائے -
پر وقت پہ کوئی بھی مددگار نہ دیکھا
اُنکا مزا خاک ہی ہستی میں ہمارے -
بے پردہ اگر یار کا دیدار نہ دیکھا
حاصل ہی کہو جانے سے کیا ملک عدم کے -
جاکر کے مسیحا کا جو دربار نہ دیکھا
قایل ہیں نہیں شور ہم اُس شعر و سخن کے
جس میں کہ مسیحا کا کچھ اذکار نہ دیکھا
ہر کون بھلا ایسا کہو عشق بتاں میں -
بدنام جسے کوچہ و بازار نہ دیکھا
کسطور کہیں اُنکو کہ عاشق ہیں خدا کے -
جنکو نہ مئے عشق سے سرشار نہ دیکھا
دنیا میں دلا خلق و محبت کے سوا اور -
بڑھکر کوئی اس کار سے ابکار نہ دیکھا
فرزند خدا خاص منجی ہی ہمارا -
کونین میں اُس سا کوئی مختار نہ دیکھا
کیونکر نہ ہو گُل کو تو بدل یاد مسیحا -
جز جسکے کوئی یار وفادار نہ دیکھا

ای تم لوگو جو تھکے اور بڑے بوجھ سے دبے ہو سب میرے پاس آؤ کہ میں تمہیں آرام دونگا میرا جوا اپنے اوپر لیلو اور مجھ سے سیکھو کیونکہ میں حلیم اور دل سے خاکسار ہوں تو تم اپنے جیوں میں آرام پاؤ گے - کیونکہ میرا جوا ملایم اور میرا بوجھ ہلکا ہی +

نورافشاں

(دنیا کے بندے)

پنجابی اخبار مطبوعہ ۲۲ - نومبر میں پنجاب کے ایک بڑے لکھارو نے لکھا ہی کہ اخبار نورافشاں جب شروع ہوا تھا تو اُس نے اپنے اشتہار میں وعدہ کیا تھا کہ ہم ملکی مضامین سے ملک کو فایدہ پہونچائینگے - برخلاف اُسکے وہ مسلمانوں کے دلوں کو برانگیختہ کرتا ہی +

پھر لکھا ہی کہ سید احمد خانصاحب کے اقوال کی تائید کر کے نورافشاں مسلمانوں کے حق میں بُرا کہتا ہی وغیرہ وغیرہ وغیرہ +

ہمکو معلوم ہوتا ہی کہ راقم مذکور نے نورافشاں کا اشتہار اچھی طرح سے نہیں دیکھا اور نہ وے اخبار نورافشاں کو اچھی طرح پڑھتے ہیں - کیونکہ نورافشاں کا اصل مطلب ہمیشہ سے یہی رہا ہی کہ ملک کو فایدہ پہونچے اور ملک کے باشندے اُس سے مستفید ہوں اور بہت لوگ جو اسکو دل سے مطالعہ کرتے ہیں فایدہ اُٹھاتے ہیں مگر وے جو خاص دنیا کے بندے ہیں البتہ وے تا حال محروم ہیں کیونکہ اُنکو اُس سے فایدہ نہیں پہونچا - اور پہونچے تو کس طرح پہونچے کیونکہ جب وے تعصب کی آنکھ سے اسکو مطالعہ کرتے ہیں اور فایدہ اُٹھانے کی نیت سے نہیں پڑھتے تو کب ممکن ہی کہ فایدہ اُٹھا سکیں - رہا مسلمانوں کے دلوں کو برانگیختہ کرنا یہہ نورافشاں کا کام نہیں ہی کیونکہ نورافشاں مسلمانوں کے حق میں وہ باتیں لکھتا ہی کہ جس سے مسلمانوں کو فایدہ پہونچے - اور بہت سی باتیں نورافشاں میں قرآن اور حدیث سے بھی لیکر لکھی جاتی ہیں اور پھر تبلایا جاتا ہی کہ اس آیت و حدیث کا اصل مطلب یہہ ہی اور مصنف قرآن کا مطلب کچھ اور ہی +

پھر یہہ بھی تبلایا جاتا ہی کہ دنیا کے لوگ نجات کس طرح پا سکتے ہیں اور دنیا کیا چیز ہی جب نورافشاں خاص نجات کی راہ تبلاتا ہی تو اس سے بڑھکر اور ملک کو کیا فایدہ ہوگا - دنیا کا اور دین کا آپسمیں ذرات کا سا فرق ہی پس دنیا کے بندے دین کو کب پسند کرتے ہیں اور نجات کے راستہ کو کب ڈھونڈھتے ہیں کاش کہ راقم مذکور مسطورہ بالا اگر تعصب کو دور کر کے اخبار نورافشاں کا مطالعہ کیا کریں تو بہت فایدہ اُٹھا سکتے ہیں +

راقم صاحب کو تو یہہ معلوم ہوگا کہ جب بیمار کے لیے کوئی تلخ دوا کوئی حکیم تجویز کرتا ہی تو بیمار دوا کی ہرگز تعریف نہیں کرتا بلکہ اُس تلخ دوا کو بہت بُرا کہتا ہی اور نفرت رکھتا ہی مگر وہی دوا اُسکے حق میں مفید ہوتی ہی تو کیا ابتک نہیں جانا کہ نورافشاں دلکی بیماریوں کے لئے ایک تلخ دوا تبلاتا ہی جس کے پینے سے دلکی بیماری بالکل رفع ہوجاتی ہی +

(اُس چور کا احوال جو مسیح کے ساتھ مصلوب ہوا)

مسیح نے اُن بدکاروں میں سے جو اُسکے ساتھ مصلوب ہوئے تھے ایک کو کہا کہ آج تو میرے ساتھ بہشت میں ہوگا - جب مسیح مصلوب ہوا تو دو بدکار اُس کے ہمراہ صلیب پر لٹکائے گئے - اُنمیں سے ایک نے مسیح کو بطور طعن کے کہا کہ اگر تو مسیح ہی تو آپکو اور ہمکو بچا - دوسرے نے اُسکے جواب میں اُسکو ملامت کر کے کہا کہ کیا تو بھی خدا سے نہیں ڈرتا کہ جب حال ایسی سزا میں تو گرفتار ہی اور ہم تو واجبی کیونکہ اپنے کاموں کا پھل پاتے ہیں - پر اُس نے کوئی بیجا کام نہیں کیا - اور اُس نے یسوع سے منت کر کے کہا کہ ای خداوند جب تو اپنی بادشاہت میں آوے مجھے یاد کیجیو - یسوع نے اُسے کہا کہ میں تجھے سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تو میرے ساتھ بہشت میں ہوگا +

شاید اُس بدکار نے یہودیوں سے یسوع کی بابت کچھ سُنا ہو اور شاید وہ اُن پیشینگویوں سے جو عیسیٰ کے حق میں نبیوں کی کتابوں اور زبوروں میں پائی جاتی ہیں واقفیت حاصل کی ہو - اور شاید اُس نے مسیح کی تعلیمات اور معجزات کی بابت کچھ دریافت کیا اِس لئے وہ مسیح کی موت اُٹھانے کے سبب سے واقف ہو کر اور اُس کی بڑی غریبی و فروتنی و صبر کو دیکھ کر اور مسیح کی دعا جو اُسنے اپنے خونیوں کے حق میں کی سنکر روح القدس سے ہدایت پائی ہو کہ وہ اپنے گناہوں سے توبہ کر کے مسیح پر ایمان لاوے - اور اُن لوگوں کے سامھنے جو مسیح کی صلیب کے پاس کھڑے تھے مسیح کا اقرار کرے +

یسوع نے اُس بدکار کے ساتھ وعدہ کیا کہ تم میری بادشاہت میں داخل ہوگے اور آج ہی میرے ساتھ بہشت کی تمام خوشیوں میں شامل ہوگے +

باقی آیندہ

بقیہ محمدی دین خدا کیطرف سے ہی یا نہیں

خدا کو آدمی سے کیا علاقہ اور آدمی کو خدا سے کیا تعلق ہے

تو جب تک کہ اُس کے گناہ معاف نہ ہوویں اور اُسکا دل پاک و صاف نہ بنے تب تک اُس قدوس کے حضور جو گناہ سے نہایت نفرت رکھتا ہے کیونکر جا سکیگا اور اُس عادل کی بارگاہ میں جو گنہگار کو بے سزا دئے نہیں چھوڑ سکتا کس طرح دخل پاویگا پس اس حالت میں خدا کے حضور جانے کے لئے آدمی کو نہ صرف گناہ کی معافی بلکہ دل کی بُری خواہشوں کو دور کرنا اور پاکیزہ ہونا ضرور ہے ایسا کہ آدمی کا دل و مزاج بدل جاوے کہ وہ گویا ایک نیا مخلوق ہووے یعنے خدا اُس کو ایک نیا دل و نئی جان بخش کر پھر راست باز مقدس و عارف بنا دے اب کیا اوپر کی نجات کی راہوں سے یہہ حاصل ہوتا ہے کیا اللہ کو واحد کہنے یا کلمہ پڑھنے سے آدمی کا دل پاک ہوگا کیا کسو کے دو لڑکوں کے مرنے سے اللہ کا رحم بزرگی پاتا یا آدمی کے دل سے گناہ دور ہوتا ہے یا ایک تیر بنانے سے خدا کا عدل عزت پاتا اور آدمی آسمان میں داخل ہونے کی لیاقت پیدا کر سکتا ہے کیا جورو اپنے شوہر کے پیار کے سبب گناہ کی معافی پا سکتی ہے یا خدا پہانتک طرفداری کریگا کہ بعضوں کو خواہ مخواہ بہشت میں پہنچا دے کیا خدا اپنی قدوسیت و عدل و صداقت کو رد کریگا تاکہ وہ زناکار کو محمد صاحب کے سبب بخشے یا زناکار کو اپنے فعل سے باز آنا پڑیگا تاکہ نجات ملے۔ پھر ایک سورہ پڑھنے یا فلانی بات کہنے سے نجات حاصل ہو سکتی ہے کیا خدا اپنی صداقت و عدالت کو چھوڑیگا کہ گناہوں کی بازپرس نہ کرے دو رکعت کے پڑہنے اور سبحان اللہ کہنے سے گناہ معاف ہو سکتے ہیں یا دمِ مرگ لا الہ الا اللہ کے پڑھنے سے خدا کی صفات بزرگی پاتی ہیں یا اُس کی شریعت جس کی عدولی تمام عمر آدمی نے کی کامل ہوتی ہے کیا بی بی فاطمہ کی اوڑھنی کے سبب خدا اپنی قدوسیت و عدل و صداقت کو رسوا کریگا تاکہ اُس کے پکڑنے والوں کو اپنے پاس جگہہ دے یا گنہگار کو اُس اوڑھنی کے پکڑنے کے باعث آسمان میں داخل ہونے کی لیاقت حاصل ہوگی کیا ان سب باتوں سے خدا کی کوئی صفت بزرگی پاتی ہے یا ایسی باتیں کبھی نجات کے وسیلے ہو سکتی ہیں کیا ان سے اُس ذوی الجلال کی قدوسی و بے ابتدا و انتہا کا عدل اِس صادق القول کی صداقت یا اُس رحمن الرحیم کا رحم یا اُس لاثانی کی شریعت بزرگی پاتی ہے وے آدمی کو اُس کے گناہوں سے خلاصی بخشتی یا اُس کا دل پاک و صاف کر کے آسمان میں داخل ہونے کی لیاقت دے سکتی ہیں اگر نہیں تو پھر نجات کسطرح حاصل ہوگی گناہ کیونکر دور ہوگا اور دل کس نوع سے مقدس بنیگا +

اوپر کی ان راہوں کے سوا اور تین راہیں ہیں جن پر سب اہل اسلام متفق ہیں یعنے اہل اسلام کے عقیدے پر چلنا گناہوں سے توبہ کرنا دین کی بابت لڑنا +

پہلی راہ ایمان لانا و فرض ادا کرنا ہر ایک اہل اسلام کو اُن کی کتابوں کے مطابق فرض ہے کہ خدا و فرشتوں پر کتاب و نبیوں پر قیامت و تقدیر پر ایمان لاوے بالفرض آدمی ان سب باتوں کو دل سے مانے اور زبان سے بھی اقرار بھی کرے تو کیا اس سے اُس کے گناہ معاف ہو سکتے ہیں مثلاً اگر کوئی اہل اسلام خون یا زنا کرے تو کیا ان باتوں کے ماننے و اقرار کرنے سے اُس کے گناہ معاف ہونگے یا اُس کو کچھ اور کرنا ضرور پڑیگا کیا کوئی بادشاہ کسو گنہگار کو اِس لئے معاف کریگا کہ وہ مانتا اور اقرار کرتا ہے کہ یہاں صرف ایک بادشاہ ہے اور اُس کے وزیر و امین و ملازم وغیرہ موجود ہیں اگر نہیں تو پھر گناہ کس طرح معاف ہونگے اس کا جواب قرآن و حدیث میں اسطرح ہے کہ نجات کے لئے نہ صرف ان باتوں کو ماننا چاہئے بلکہ فرائض ادا کرنا ضرور ہے۔ اہل اسلام کے دین کے موافق چار باتیں فرض ہیں یعنے نماز پڑھنا روزہ رکھنا زکواۃ دینا حج کو جانا +

پہلے نماز پڑھنا۔ نماز پڑھنے سے پیشتر کئی قسم کی طہارت مقرر ہیں اور بدن کے لئے قیام رکوع دوزانو بیٹھنا سجدہ میں جانا اور ہر روز پانچ دفعہ کر کے اڑتالیس رکعت نماز پڑھنا فرض ہے +

اب فرض کیا کہ آدمی ان سب رکعتوں کو پڑھے ایسا کہ نہ طہارت اور نہ نماز میں کچھ بھی قصور کرے۔ یہہ بہت مشکل ہے کیونکہ ہر ایک اہل اسلام اپنے تئیں آزماوے و بغور تامل کرے تو اُسے معلوم ہوگا کہ نماز پڑھتے وقت بہتیرے اور خیال بھی اُس کے دل میں آتے ہیں یا نہیں ہم نے مان لیا کہ نہیں تو بھی کیا خدا اُس کی نماز کے سبب اُس کے سارے گناہوں کو بخشیگا کیا کوئی حاکم خونی یا قرضدار کو آزاد کریگا کہ وہ اپنی رہائی کے لئے منت کرتا ہے۔ نماز نجات کے لئے ضرور تو ہے پر نجات پانے کا سبب نہیں +

باقی آئندہ

منقولات

بقیہ ایمان فتحمند

غیر فانی بیج لے کے واپس آنا

برہمنی نے اپنے شوہر سے پادری کی بات چیت کا جو اُس سے ہوئی تھی کچھ بیان نہیں کیا تھا کیونکہ وہ ڈرتی تھی کہ وے شاید ایسے بیان سے ناراض ہونگے - لیکن اب مہندرو دوسری چیزوں کے ساتھ انجیل بھی لایا اور باپ سے کہنے لگا دیکھئے یہاں (گنگا ساگر میں) گنگا کا جل ہی اور یہاں بیل کے پتے اور نیل کنول کا پھول جو میننے پانی سے نکال رکھا ہی اور یہاں ایک سندر صندوق ہی جس میں ما اپنا گہنا رکھیگی اور یہاں ریشم کا کپڑا اپنے لئے اور تین سو کھ کا بھی آپ کے لئے لایا ہوں - یہہ بیان سنتے سنتے باپ نے انجیل کو دیکھکے کہا اہا ایک اور راماین بھی ہی - کیا تین جواب ہیں بس نہیں تھیں ملنے اُسکو بھی کیوں لیا +

مہندرو نے فوراً سمجھ بوجھ کے کہ ما اِس بات کو چھپانے چاہتی تھی ویسے حیرانی اور چھل سے اپنے ہاتھ میں کتاب لیکے کہا کہ ہاں یہہ تو چچا کے لئے ہی کیونکہ اُسنے میلہ سے ایک ایسا راماین چاہکے اُسکا دام ماکو دیدیا تھا - پھر جھٹ پٹ اپنی ماکے پاس بھاگ کے اپنی دھوکھے باز تجویز اُسکو بتانے لگا - مانے اُسکی تعریف کی اور کتاب کو لیکے پوشیدہ جگہہ میں یہہ کہتے ہوئے رکھا کہ جو کچھ ہو اپنی بات جو میں نے اُس نیک مرد سے کہی ضرور میں پوری کرونگی اور اُس کتاب کی خبرداری کرونگی - اُس وقت کہ ما نہ بیٹا جانتے تھے کہ اُس کتاب کی باتیں ہمیشہ کی زندگی کا تخم غیر فانی ہیں اور جو کوئی اُنکو پورے ایمان سے قبول کرتا ہی ہو ایسا فریب جیسا وے اُسوقت کرتے تھے کبھی نہیں کرسکے گا +

پچاس برسکا عرصہ

اِس رنجیدہ کہانی کے پڑھنیوالونکو معلوم ہو کہ جب سے اگلے مضمون کے بیان واقع ہوئے اِس مضمون کے وقت تک پچاس برس گذر گئے ہونگے اور اتنے عرصہ میں کئی ایک باتوں کی بڑی تبدیلی ہوگئی ہی - اُس برہمنی کا اور اُسکے بیٹے کا گھرانا اُس ہی گھر میں ہی جس میں پہلے تھا لیکن وے اب بہت بدلگئے - گھر کا کچھ بیان پہلے لکھنا چاہئے تب اُسکے بعد گھرانے کی کیفیت لکھی جائیگی +

وہ گھر بنگال ملطے میں کلکتہ شہر کے نزدیک باغیچہ میں بنا ہی اور اُسکا بڑا دروازہ دکھن کیطرف ہی - اُسکا باغیچہ اونچی دیوار سے گھرا ہوا ہی - اور اُس میں تالاب اور طرح طرح کے پیڑ تاڑ کھجور کیلے نارنجی بانس وغیرہ لگے ہوئے ہیں - گھر کے بڑے دروازہ سے ہوکے مہمان پہلے آنگن میں جاتا ہی جو پچاس فٹ چوکون ہی اور اپنے سامنے دالان کو دیکھتا ہی جسمیں درگا کالی کارتھکیا کی پوجا کی جاتی ہی - یہہ دالان اونچی بنی ہی اور آنگن سے سیڑھی میں چڑھکے اُسمیں کئی ایک مورتیں رکھی ہوئی ہیں جو اکثر میلی اور دھول سے بھری ہوئی دکھائی دیتی ہیں لیکن تیوہار کے دن وے سنواری جاتی ہیں اور چمکیلے کپڑوں سے خوبصورت کی جاتی ہیں - آنگن کے چاروں طرف برآمدے بنے ہیں جنمیں کمروں کے دروازے لگے ہوئے ہیں - یہہ سب مردوں کے کمرے ہیں اور گھر کا وہ سارا حصہ صدر گھر کہلاتا ہی +

دالان کی اُترطرف کو ایک اور آنگن پہلے کی مانند بنتہ ہوے یا عورتوں کا گھر کہلاتا ہی اُسکا ایک بیچ راستہ پہلے آنگن سے جاتا ہی اور اس میں سے عورتیں دالان میں بھی جاسکتی ہیں - لیکن پوجا کے لئے اُنکی خاص جگہہ ٹھاکر گھر اُنہیں کی آنگن میں ہی - اُسمیں لنشٹ دیوتا اور دیویوں کی مورتیں لگی ہوئی ہیں اور وہاں عورتیں روز بروز پوجا کرتی ہیں - اُس آنگن کی دوسری کوٹھریاں رسوئی گھر سونے کے کمرے وغیرہ ہیں - مہندرو کا گھر دو محلہ ہی اور اُسمیں بہت کوٹھریاں ہیں اور اُسمیں صرف دالان کے اوپر کوئی اور کمرہ نہیں ہی تب بھی اُسکا چھت بہت اُنچا ہی اور اُسکی لمبائی اور چوڑائی اور کوٹھریونکی بہ نسبت بہت زیادہ ہی +

اِس گھر کا مالک وہی مہندرو ہی جسکے لڑکپن کا کچھ بیان گذشتہ مضمون میں ہوچکا ہی - لیکن اُسکے چہرے میں اور اُسکے حال میں بڑا ہی فرق ہوگیا - اُسکا باپ جو ایسا پکا برہمن تھا تھوڑی دیر بعد مرگیا پر اُسکی ما جو اپنے شوہر سے تیس برس پہلے کچی عمر کی تھی وہ ابتک جیتی ہی اور بیوہ ہونے کی رنجیدگی کو چھوڑ اب خوشی سے آرام کرتی ہیں - مہندرو کے بال پکنے لگے ہیں - اب گھر کا مالک ہوکے اور اپنے باپ دادوں کی زمین میراث پاکے کئی ایک غریب رشتہ داروں کو اپنے گھر میں بڑی مہربانی سے پالتا ہی - اُسکا بیاہ بھی ٹھیک وقت میں ہوا اور اب اُسکے چار بیٹے اور ایک بیٹی ہی - اُنمیں سے تین لڑکونکی شادی بھی ہوچکی پر سب سے چھوٹا لڑکا بڑے سکول میں پڑھتا ہی - لڑکی ایک نہایت خوبصورت اور رو آب

میں جبکہ وہ قریب چھ برس کی عمر کے ایک تمام گھر کے لئے کھلونا ہے +

مہندرو کا مزاج اور چلن اُسکے باپ کی مانند ہے اُسکا دل کچھ بیرحم ہے اور ہندو مذہب میں اپنے باپ کی مانند اُن رسموں میں جنپر وہ چلتا تھا نہایت قایم ہے ۔ اُسکے دل کا خاص ارادہ یہہ ہے کہ باپ دادوں کے دین کے مطابق کرنے میں اُسکے بیٹے بھی اُسکے نمونہ پر چلیں لیکن اِس بات میں تو اُسکی مراد پوری نہ ہوئی کیونکہ اُسکا بڑا بیٹا سورج کو مار کو چھوڑ کسی نے اُسکی اس مرضی پر کچھ خیال نہیں کیا ۔ دوسرا بیٹا چندر کو مار خوش خور و بدچال کا ہوا اپنے باپ کے اس آداب پر جو لگا رکھے لئے رکھتا تھا ٹھٹھا کرتا ہے بلکہ لوگ یہہ بھی کہتے ہیں کہ شاستروں کے قانونوں کے برخلاف گلی اور جوانوں کے ساتھ جو اُس ہی کے مانند تھے ناروا کھانا کھا کے بالکل بگڑ گیا تھا + باقی آیندہ

مراسلات

بقیہ نقصانات شادی در ایام طفولیت

اِس جگہہ لفظ بے شرم کا استعمال اِسلئے کیا گیا ہے کہ اُس وقت اُسکے رشتہ دار و اہل برادری جو نہایت ہی اہل دانش و صاحب فراست ہیں اور بلکہ اگر اُنکے اس معاملہ میں یہہ فہم و علوم ہنسے دیکھکر اُنکی شان میں لفظ عاقل الزمان و مجمع دانش و بینش کہا وے تو شاید بیجا و مبالغہ نہو اُسکو اُسی نام سے نامزد کرکے انگشت نما کرینگے اِس سے بھی بڑھکر یہہ کہ اکثر اِس معاملہ شادی میں والدین کو بھی اختیار نہیں ہوتا اور اُسکا کل مدار پروہت وحجام پر رکھا جاتا ہے یعنے جب وہ لڑکے کی تلاش میں جاتے ہیں تو اُنکو اختیار رہے کہ چاہے جسکو تلک کرکے داماد اپنے ججمان کا بیشتر اس سے کہ اُسکو اِس امر کی خبر تک بھی پہنچے مقرر کریں اور بعد اُسکے اکثر ججمان کو اہمیں کچھ اختیار نہیں رہتا یعنے اگر وہ کسی سبب سے اِس رشتہ کو توڑنا چاہے تو قریب ناممکن کے ہوجاتا ہے ۔ اب بندہ آپ لوگوں سے ہی انصاف چاہتا ہے کہ اول تو کل اختیار شادیکا والدین کو دیا گیا کہ جو غیر مناسب ہے اور جسکا اُسکے موقعہ پر ذکر آویگا اور پھر اُس سے بھی بڑھکر اُنکو ایسا خفیف اور کم حیثیت معاملہ سمجھا کہ اُسکو صرف حجام اور پروہت پر چھوڑ دیا +

جب والدین تک کہ جیسا اوپر ذکر ہو چکا ہے لالچ میں آکر لڑکے یا لڑکی کی بہبودی پر کچھ خیال نہیں کرتے اور جسکو اچھا جانتے ہیں اُسکی غیر مرضی اُس سے شادی کر دیتے ہیں (اِس جگہہ اِس بات سے جیسا کہ شاید کوئی صاحب غلطی سے خیال کرے ہرگز مطلب نہیں کہ والدین اپنی طمع نفسانی کیواسطے اپنی اولاد کو تمام عمر ذلیل اور خوار کرتے ہیں اور اُنکی پرواہ نہیں کرتے کیونکہ اِس دنیا میں اولاد سے زیادہ کوئی چیز عزیز نہیں مگر یہہ کہ ان ایام میں کل قوم کے خیالات ہی اس قسم کے ہوگئے ہیں اور رسوم ایسی ہی ہیں کہ جنسے تجاوز کرنے کو وہ گناہ سے بھی سخت خیال کرتے ہیں) تو اُنسے پروہت وحجام کے کہ جنکو نہ اصلی محبت ہے اور نہ اُنکے رنج و تکلیف و بہبودی کا خیال ہے اور صرف اپنے ٹکے کے نوکر کہ بقول شخصے مردہ دوزخ میں جاوے یا بہشت میں قاضی کو اپنے حلوے منڈے سے غرض کہانتک نسبت لگاؤگے ۔ اور پھر تمام اقوام میں سے مخصوص یعنے برہمن کہ جنکی دیانت و وفاداری اِسقدر شہرۂ آفاق ہے کہ اُس پر مجھے طرہ لگانے کی ضرورت نہیں +

دولت

میں ہرگز نہیں کہتا کہ دولت پر بالکل خیال اور نگاہ نہونی چاہئے کیونکہ اُس سے بھی بغض ہو تو نیز ویسے ہی بُرے نتایج پیدا ہونگے پر البتہ اِسقدر ضرور کہ اُسپر اِسقدر حصر نہونا چاہئے ۔ اے صاحبان جب اس دنیا میں آپ ہر ایک خفیف معاملہ کی بابت کچھ نہ کچھ غور کرتے ہیں اور جب اس امر پر کہ جسپر ایک مرد و عورت کے کہ جو اشرف المخلوقات ہیں تمام عمر کی رنج و راحت کا حصر ہی اِسقدر خفیف خیال کیا کہ اُسکو اُن لوگوں پر چھوڑ رکھا ہے اور جنکو اس معاملہ میں سب سے زیادہ تعلق ہے بالکل اختیار نہیں دیا اگرچہ گستاخی بیشک ہے پر اگر بیوقوفی نہ کہا جائے تو اُسکا اور کیا نام رکھیں ۔ اِس رسم کے رایج رہنے کا بھی ایک وہی خاص سبب ہے کہ جو میںنے مضمون سابقہ یعنے دوبارہ شادی بیوگان درج کیا ہے یعنے جو عقیل و فہیم ہیں اور دنیا کے معاملات کو سمجھتے ہیں خوب جانتے ہیں کہ یہہ رسم بری ہے اور اِس سے ہر طرح کے بُرے نتایج پیدا ہوتے ہیں مگر اُسکو بخوف برادری ترک نہیں کرتے ۔ تمام امور مذکورہ بالا سے میرا یہہ مطلب نہیں ہے کہ جیسا شاید کسی صاحب کو گمان گذرے کہ ہم بھی اپنے میں شادی کی بابت انگریزوں کی سی رسمیات جاری کرلیویں کیونکہ نہ تو ہم ابھی اِس درجہ شایستگی کو پہنچے ہیں اور نہ میں اُنکو قابل نقل خیال کرتا ہوں ۔ بلکہ جو ہمکو کرنا چاہئے وہ یہہ ہے کہ کل برادری

ملکہ اس قسم کی رسمیات جاری کریں کہ اٹھارہ سال سے کم عمر کے لڑکے کی شادی نہ ہونے پاوے اور اسکی بیوی قریب پندرہ سال کے ہو۔ ہماری قوم کے ایسے ضعیف الجثہ اور کم طاقت ہونے کا کیا سبب ہرگز کوئی صاحب خیال نکرے کہ اسکا یہہ سبب ہی کہ ہم ماس دھاری نہیں ہیں کیونکہ یہہ بالکل لغو اور اسکا اصلی سبب نہیں ہی بلکہ اسکا صرف یہی سبب ہی کہ سات سات سال کے لڑکوں کی پندرہ پندرہ سال کی لڑکیوں سے شادی ہوتی ہی۔ اے صاحب پھر اب کیوں شاکی ہوتے ہیں کہ ہمارا جسم کم طاقت ہوگیا اور کیوں حکما کا وقت اور اپنا مال طاقت کے نسخہ لکھانے میں بیفایدہ خراب کرتے ہیں کیونکہ جب ایک درخت کا شگوفہ ہی توڑ دیا گیا تو اسکے پھول کہانسے آویگا اور اُس میں مالی کیا کریگا اور پس تب کیوں اس صبح پر قناعت کرکے نہیں بیٹھتے ؎

جان من خود کردہ خود کردہ راند بیرحیت۔ پس اب اِن امور پر غور کیجئے کہ اپنی قوم پامال ہوئی جاتی ہی آپ کو مناسب ہی کہ چونکہ تعلیم پائی ہی اور نئی روشنی کے زمانہ میں پیدا ہوئے ہیں اپنی قوم کی بہبودی کا فکر کریں۔ فی الحال جو رسمیات ہمکو جاری کرنی چاہئیں وہ یہہ ہیں کہ لڑکا اور لڑکی سن بلوغت کو پہنچے ہوئے ہوں لڑکا لڑکی سے بڑا ہو اور انکو چند موقع دئے جائیں کہ وہ آپس میں ملکر ایک دوسرے کے عادات وطور وطریقہ دیکھہ لیویں اور شادی انکی بغیر انکی مرضی کے کسی سے نہ ہونی پاوے اور والدین کو بھی اِس معاملہ میں ضرور اختیار حاصل ہیں یعنے جیساکہ کوئی شادی لڑکے اور لڑکی کی مرضی بغیر نہ ہووے ویسا ہی والدین کی مرضی بغیر بھی نہونے پاوے۔ اِس معاملہ میں آپکو نہ میری اور نہ کسی اور صاحب کی نصیحت یا ہدایت درکار ہی کیونکہ ہمارے ہی شاستر و تواریخ میں کہ جسکو برہمن اپنا دھرم تبلاتے ہیں سب نصایح وہدایات مناسب مرقوم ہیں۔ اور اب اُن کے ترجمہ ہر زبان میں موجود ہیں۔ کیا ہماری تواریخ میں رقم نہیں ہی کہ پہلے کسطرح لڑکے جمع ہوتے تھے اور شوامبر رچا جاتا تھا کہ جسمیں لڑکی خود ہار کے ذریعہ سے لڑکے کو پسند کرتی تھی۔ اگرچہ اب تو وہ زمانہ ہی کہ اِس رسم میں بھی کچھہ زیادتی ہونی چاہئے تھی مگر آپ نے بجائے ترقی اُسکا بھی نام و نشان مٹا دیا۔ یہہ بھی اپنے ملک کے فایدہ اور قوم کی بہبودی کیواسطے ایک امر ایسا ہی ضرور ہی جیساکہ شادی بیوگان بلکہ اُس سے بھی زیادہ کیونکہ اُسپر ملک اور قوم کی عزت اور صرف بیوگان کی بہبودی کا حصر ہی اور اُسپر کل قوم مرد و عورت کی طاقت اور قوت جسمانی اور دوامی بہبودی منحصر ہی۔ اب آپکو لازم ہی کہ ایسے ایسے بڑے فرایض سے غافل نرہیں اور جسطرح ہو انکے رایج کرنے کی کوشش کریں۔ اور دویم یہہ کہ خاص اس امر میں تو برادری سے خوف کرنے کا کوئی موقع اور اندیشہ بھی نہیں کیونکہ یہہ امر نہ ہمارے شاستر اور نہ ہماری رسم کے برخلاف ہیں بلکہ اُسکی تعمیل ہی کیونکہ شاستر میں اِس کا صاف حکم اور تواریخ میں اسکا صاف ثبوت ہی تو پھر بھی ایسی مفید رسم کہ جس سے قوم و ملک کو ہر طرحکے فایدہ متصور ہیں اور کوئی نقصان ظاہرا معلوم نہیں ہوتا رایج کرنے میں کیا عذر و تامل ہی +

خیرخواہ ہنود از لودیانہ

اخبارات تار برقی

سکھر بندر۔ ۱۰-نوامبر ۱۸۷۹ء۔ جنرل برون صاحب کمان افسر سندھ سٹاف کل ٹرک سے جیکب آباد کو نئی سڑک پرسے تشریف لیگئے۔ سڑک مذکور ایسے فوجی آمد و رفت یعنے ذخایر و سپاہ کے واسطے کھلی رہیگی۔ کمسریٹ کے افسران ہیڈ کوارٹر جیکب آباد کو چلے گئے ہیں۔ سبطرح امن ہی اور ہر چیز قابل اطمینان ہی +

لنڈن۔ ۱۷-نوامبر ۱۸۷۹ء۔ ولیعہد زار روس برلن میں پہونچ گئے ہیں +

قسطنطنیہ۔ ۱۶-نوامبر ۱۸۷۹ء۔ سلطان ٹرکی نے انتظام اصلاحات کو جو یورپ اور ایشیائے ٹرکی میں ہونیکے واسطے اُنکے وزرا نے پیش کیا تھا تصدیق کردیا ہی +

لنڈن۔ ۱۷-نوامبر ۱۸۷۹ء۔ بحیرۂ ظلمات کے جہازی بیڑہ کو مشرق کی جانب بڑھنے کے احکام منسوخ کئے گئے کیونکہ سلطان ٹرکی نے ایشیائے کوچک میں اصلاحات کی نسبت اپنے وزیروں کی ذمہ واری کو منظور کرلیا ہی +

کابل۔ ۱۶-نوامبر ۱۸۷۹ء۔ غزنی کا گورنر ۱۵ تاریخ کو کابل میں پہونچا۔ چالیس میل سڑک کابل سے قطع تنگ تک شروع ہونے والی ہی۔ علاقہ گرد و نواح سرزمین میں امن ہی +

سردار شاہباز خان کوہستان کا گورنر ہوگیا ہی۔ ایک اور سردار لوگار کو گیا ہی۔ چارہ کے جمع کرنے کا انتظام ہورہا ہی +

ملک عوض علی خیل والے نے کوہاٹ و کھل کی سڑک پر نوکہہ کے قریب ۱۴- تاریخ کی رات کو ۲۰۰ آدمیونکے ساتھ معظم تلاو پر غارتگری کرکے ۱۶- آدمیوں کو قتل اور ۲۲ کو مجروح کیا جو غالباً گل کے گل دہقانی تھے +

قسطنطنیہ ۱۷- نومبر ۱۸۷۹ء- سلطان روم نے تمام ایشیا میں اصلاحات کی عملدرآمد کی نگرانی کے کام پر بیکر پاشا مامور فرمایا ہے +

لنڈن ۱۸- نومبر ۱۸۷۹ء- جناب ڈیوک آف ارگائل نے اپنی تقریر میں جو اُنہوں نے جمعہ کے روز لیڈز مین کی تھی جناب لارڈ سالسبری صاحب پر گورنمنٹ کی تدابیر مملکت کے متعلق غلط بیانی کا الزام لگایا- ٹائمس میں جناب وزیر ہند کیطرف سے ایک چٹھی چھپی ہے جسمیں ۱۸۷۶ء کی رپورٹ وکیل سرکار انگریزی سے قیاس کرکے ثابت کیا ہے کہ امیر شیر علیخان نے اُس وقت سفارت سرکار انگریزی کے قبول کرنیسے بدینوجہہ انکار کیا تھا کہ اس سے روسیوں کیواسطے عذر ہوجائیگا +

قندھار- ۱۶- نومبر ۱۸۷۹ء- سر رچرڈ ٹمپل صاحب کی طبیعت ابھی تک ناساز ہے اور کل دن میں خفیف سا بخار ہوگیا تھا مگر صبح کیوقت صاحب موصوف ڈویزن کی پریڈ کے گرجا میں شریک نماز ہوئے اور بعدازاں شہر کے بعض خاص خاص مقامات کی سیر فرمائی- اُنہوں نے یہاں ایک روز اور رہنے کا ارادہ کرلیا ہے اور اب پیر کے روز یعنے ۱۷- تاریخ کو یہانسے روانہ ہونگے +

بعض افغانان اِس ظن پر گرفتار کئے گئے ہیں کہ وہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے چند روز ہوئے شہر کے باہر رجمنٹ سکھان نمبر ۱۵ کے سپاہی کو قتل کیا تھا- شہر اور ضلع میں امن ہے +

قندھار ۱۹- نومبر ۱۸۷۹ء- سر رچرڈ ٹمپل صاحب پیر کے روز یہانسے تشریف لیگئے- آج خطع میں پہونچ جائینگے +

کپتان ہیچر صاحب سپرنٹنڈنٹ باربرداری عنقریب ہندوستان کو واپس تشریف لیجائینگے اُنکی جگہہ کرنل ایڈر و واس صاحب ہونگے جو اب خطع میں ہیں- باور کیا جاتا ہے کہ تمام افسران بنگال کی جگہہ جو اب باربرداری کے کام پر مامور ہیں افسران بمبئی مامور ہونگے- کپتان ہاہڈے صاحب مہتمم سررشتہ کمسریٹ و دیگر افسران مامور بہ اہتمام کمسریٹ ۵- دسمبر کو ہندوستان کو چلے جائینگے اور اُنکی جگہہ بمبئی کے افسر مامور ہونگے +

گلستان- ۱۹- نومبر ۱۸۷۹ء- جناب گورنر بمبئی نے آج گواجہ کا معائنہ فرمایا- کرنل ڈی بوربلی صاحب و کرنل لنڈزی صاحب و سر رابرٹ سنڈمین صاحب کل اُنسے بمقام گوال ملاقات فرمائینگے +

بمبئی- ۲۰- نومبر ۱۸۷۹ء- لنڈن سے بمبئی گزٹ میں ایک پیغام تار برقی اِس مضمون کا مشتہر ہوا ہے کہ ڈاکٹر کریگ صاحب کو تمغہ وکٹوریا کراس عطا ہوگا اور جو پنشنیں سر لوئی کیو گناری صاحب کے رشتہ داروں کو اور رشتہ داران مردمان مقتولان کابل کو عطا ہوئی ہیں انکو دو چند کردیا گیا ہے +

لنڈن- ۲۰- نومبر ۱۸۷۹ء- برانگیختہ کرنے والے تحریرات کی وجہ سے آئرلینڈ میں تین شخص گرفتار ہوئے ہیں +

بیکر پاشا کے اختیارات انتظامی نہونگے وہ صرف اُن تجاویز کو سلطان کی خدمت میں پیش کردینگے جو اصلاحات زیر مجوزہ کے واسطے ضروری ہونگی +

کپتان کریگ صاحب کو تمغہ وکٹوریا کراس عطا ہوا ہے +

سینٹ پیٹرز برگ ۱۹- نومبر ۱۸۷۹ء- بوجہہ نہونے باربرداری کے وسط ایشیا میں روسیوں کی جنگی کارروایاں ملتوی ہوگئی ہیں +

روم ۱۹- نومبر ۱۸۷۹ء- دیوان چپ میں اختلاف ہونیکی وجہہ سے وزرائے اٹلی نے استعفا دیدیا ہے- کیرولائی صاحب نئے وزیر انتخاب کر رہے ہیں +

جو تین اشخاص بوجہ الفاظ مفسدانہ کے گرفتار ہوئے ہیں وہ یہہ ہیں مسٹر کلن صاحب بیرسٹر اور ڈیوٹ صاحب جو ایک فینین مجرم رہا شدہ ہے اور مسٹر ڈالی صاحب مالک اخبار نیشنل جو میو میں چھپتا ہے- آئرلینڈ مین اور اُسکی نسبت لوگوں کی طبیعتوں میں بڑا جوش پیدا ہو رہا ہے- اور وارنٹ جاری ہوئے ہیں +

شملہ ۱۵- نومبر ۱۸۷۹ء- ۱۴- تاریخ کی مجلس واضعان قانون میں سر جان سٹریچی صاحب نے مسودہ قانون بغرض انتظام وصولی محصول جنگی و میر بحری اندر قصبات میونسپل کے کونسل میں پیش کرنے کی اجازت حاصل کی- مسٹر سٹوکس صاحب نے امراض اسپان موسوم بہ گلانڈرز اور فارسی کا مسودہ قانون پیش کیا- ٹامسن صاحب نے برٹش برہما میں پیمایش اور حدبندی کیواسطے مسودہ قانون پیش کرنے کی اجازت حاصل کی- ایکٹ حکومت بر علاقہ غیر ۱۸۷۲ء کی ترمیم کا مسودہ قانون پاس ہوکر قانون ہوگیا- باٹن صاحب کا نام مسودہ قانون کارخانجات کی منتخب کمیٹی کے ممبران میں اضافہ کیا گیا +

کونسل دس روز کیواسطے برخاست ہوئی +

شملہ ۱۷- نومبر ۱۸۷۹ء- جنرل آربرٹس صاحب ۱۴- تاریخ کو

خبر دیتے ہیں کہ مریضان و مجروحان کا ایک قافلہ ہندوستان کو روانہ ہوا ہے۔ تمام مریضان کیواسطے جو کابل میں باقی رہ گئے ہیں مکان اچھے موجود ہیں۔ گورہ سپاہ کیواسطے چند روز میں مکانات طیار ہو کر تکمیل ہو جاوینگے۔ دیسی سپاہ کیواسطے کوٹھریاں بن رہی ہیں +

دو سخت زلزلے آئے ہیں +

شملہ ۱۹۔ نومبر ۱۸۷۹ء۔ جنرل گارڈن صاحب کا برگیڈ جو کورم میں تھا مہم علی خیل او رچکانے سے واپس آگیا ہے اور اُس سپاہ کو جنرل ٹائٹر صاحب کے سپرد کیا گیا ہے جو ہفتہ ہذا کے اخیر میں بدیش خیل کو روانہ ہونگے۔

کابل ۱۷۔ نومبر ۱۸۷۹ء۔ جنرل میکفرسن صاحب کا برگیڈ ۲ تاریخ تک کابل میں واپس آجانے والا ہے اُس روز جنرل بیکر صاحب تھوڑی سی سپاہ لیکر میدان کی طرف جو غزنی کی جانب ہے روانہ ہونے والے ہیں تاکہ رسد جمع کریں اور ملک میں امن قایم کریں +

قندھار علاقہ ازروے سرحد قلعات غلزئی سے تارک غلزئیان کا سردار قندھار میں پہونچ گیا ہے کہ اطاعت سرکار قبول کرے اور خدمت سرکاری کیواسطے درخواست کرے +

قسطنطنیہ ۲۱۔ نومبر۔ سلطان نے اُس تجویز کو جو بیکر پاشا نے پیش کی تھی یعنی کہ ایک قانون ایسا بنایا جاوے کہ کوئی فرقہ ضرورت کے وقت جنگ میں امداد دینے سے سلطان سے انحراف نکرے منظور کیا ہے +

شملہ ۲۲۔ نومبر۔ کمانڈر انچیف صاحب ۲۔ دسمبر سے پیشتر بباعث بیماری شملہ سے روانہ نہیں ہو سکتے۔

لنڈن ۲۲۔ نومبر۔ کیپ ٹون سے جو آخری خبر آئی ہے اُس سے معلوم ہوا کہ سر گارنٹ ولسلی صاحب سردار سوسینی کے قلعہ پر حملہ کرنے کی تجویز کر رہے ہیں۔ اور اُسی خبر میں یہہ بھی لکھا ہے کہ ملک ٹرنسوال میں کوئی جنگ نہیں ہوگا کیونکہ وہاں پر صلح کے آثار معلوم ہوتے ہیں +

شملہ ۲۳۔ نومبر۔ ۲۰۔ نومبر کو ڈاکوؤں نے مقام مندوری اور چپری کے درمیان ۳۰ مہار شتر پر جو تھل کی طرف جا رہے تھے حملہ کیا اور لیکر بھاگ گئے۔ جب یہہ خبر سرکاری فوج کو پہونچی تو مقام ٹھنگ سے فوج اور رسالہ کی ایک کمپنی چپری کیطرف سے آئی اور ڈاکوؤنکا تعاقب کیا اور شتروں کو چھڑا لیا اور دشمن کے ۵۔ آدمی قتل ہوئے +

جمرود ۲۳۔ نومبر۔ آج ۹ بجے صبح کو گھاس اور لکڑیوں میں کسیطور سے آگ لگی جس سے بہت گھاس وغیرہ جل گیا۔ اور تاحال ہوا کا طوفان چل رہا ہے جسکے سبب آگ بھی فرو نہیں ہوئی +

شفاخانہ جمرود کا بہت اسباب اِس آتشزدگی میں برباد ہوا اور تمام خیمہ جات و گودام وغیرہ آگ کے خوف سے دوسری جگہہ پہونچایا جاتا ہے +

بمبئی ۲۴۔ نومبر۔ ایک خاص تاربرقی سے جو بمبئی گزٹ کے پاس لنڈن سے آئی اُس سے معلوم ہوا کہ مسٹر جان ڈیلینصاحب جو بیس برس سے اخبار ٹائمس کی اڈیٹری کرتے تھے فوت ہو گئے ہیں +

لنڈن ۲۴۔ نومبر۔ ایرلنڈ میں ایک جلسہ کے اندر بیان ہوا ہے کہ گورنمنٹ انگلنڈ کی پالسی ایرلنڈ کی بابت اچھی نہیں ہے +

دو خانی جہاز موسومہ پنگوین جو اورپ سے کلکتہ کیطرف آ رہا ہے دریاے قلزم میں جبل نوجر پر ہو کر کنارے سے لگ گیا ہے اور اُسکا نکلنا مشکل ہو گیا ہے +

لودیانہ

اِس ہفتہ میں سردی نے نہایت زور دکھایا ہے۔ زراعت پیشہ لوگونکو بارش کی ازحد ضرورت ہے۔ یہاں پر بارش کا نام و نشان بھی نہیں ہے +

سنیچر کے روز جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے مدرسہ کہنہ کا معائنہ فرمایا اور قریب پچاس روپیہ بطور شیرینی طلبہ کو تقسیم کئے ++

اشتہار

دوائے مجرب دافع بخار

اطلاع عوام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ سنیکونیا جو بیماری بخار کے لئے نہایت مجرب و عمدہ ہے چاہئے شہر لودیانہ اور بڑے بڑے قصبات ضلع لودیانہ کے ہر ایک پنساری کلاں کی دوکان پر براے فروخت رکھا گیا ہے قیمت اُسکی فی پوڑی ایک پیسہ ڈبل مقرر کی گئی ہے اور ترکیب استعمال بھی پنساریوں کے پاس چھپی ہوئی ہے جو چاہے اُنسے دریافت کرے اور دواے مذکور خرید لے +

دستخط

جی۔ ای۔ ویکفیلڈ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر لودیانہ

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری گلاسفرڈ صاحب کے اہتمام سے چھپا